31833 - حجرة النبی کے خادم کا جھوٹا خواب

سوال

مجھے ایك لیٹر آیا جس میں لیٹر بھیجنے والا کہتا ہے کہ یہ لیٹر مجھے اپنے دوست و احباب کو ضرور بھیجنا ہو گا وگرنہ مجھے بہت بڑی مصیبت کا شکار ہونا پڑے گا لیٹر درج ذیل ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کے چابی بردار شیخ احمد کی جانب سے: حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چابی بردار شیخ احمد مدینہ منورہ کی جانب سے مشرق و مغرب میں بسنے والے مسلمانوں کے نام:

وصیت یہ ہے شیخ احمد کہتا ہے:

میں ایك رات حرم نبوی میں قرآن کریم کی تلاوت کررہا تھا کہ اسی دوران مجھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ اس ہفتہ میں چالیس ہزار لوگ بغیر ایمان کے جاہلیت کی موت مرے ہیں، اور عورتیں اپنے خاوندوں کی اطاعت نہیں کرتیں، اور بےپرد ہو کر اپنی زیبائش غیر محرم مرد کے سامنے بے لباس ہو کر ظاہر ہوتی ہیں، اور اپنے گھروں سے خاوند کے علم کے بغیر باہر نکلتی ہیں.

اور غنی اور مالدار افراد زکاۃ ادا نہیں کرتے، اور نہ ہی بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اور نہ فقراء کی مدد کرتے ہیں، اور نہ ہی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگوں کو بتا دو قیامت قریب ہے، اور آسمان میں ایك ستارہ ظاہر ہو گا جسے تم واضح دیکھو گے، اور سورج تمہارے سروں کے دو نیزوں اور اس سے بھی قریب آ جائیگا، اس کے بعد اللہ تعالی تم میں سے کسی کی توبہ قبول نہیں فرمائیگا، اور آسمان کے دروازے بند کر دیے جائینگے، اور قرآن کریم زمین سے آسمان کی طرف اٹھا لیا جائیگا.

شیخ احمد کہتا ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اسے کہا: جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل ہو گی، اور روزی میں وسعت ہو گی، اور جو کوئی اس وصیت پر مطلع ہو اور اس نے اس وصیت کا اہتمام نہ کیا اور اسے ضائع کر دیا یا اسے دور پھینك دیا تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھریگا.

اور یہ بھی کہ جو اس وصیت پر مطلع ہو اور اسے نشر نہ کرے تو وہ روز قیامت اللہ کی رحمت سے محروم ہو گا، اس لیے میں اس وصیت کو پڑھنے والوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فاتحہ پڑھیں، خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ طلب کیا ہے کہ میں حرم شریف کے خادموں کے ذمہ دار کو بتا دوں قیامت قریب ہے، اس لیے اللہ سے استغفار کرو.

اور مجھے سوموار والے دن خواب آئی کہ جو شخص بھی اس وصیت کے تیس نسخے مسلمانوں میں تقسیم کریگا اللہ

تعالى اس كے تمام غم و پريشانيوں كو ختم كر ديگا، اور اس كى روزى ميں بركت ڈالے گا، اور اس كى مشكلات حل كر ديگا، اور اسے تقريبا چاليس يوم ميں روزى عطا فرمائيگا.

مجھے پتہ چلا ہے كہ ايك شخص نے تيس ورقے وصيت كاپى كروا كر تقسيم كيے تو اللہ تعالى نے اسے پچيس ہزار روپے عطا كيے، اسى طرح ايك اور شخص نے اسے نشر كيا تو اللہ تعالى نے اسے چھ ہزار روپے عطا كيے.

مجھے بتايا گيا ہے كہ ايك شخص نے اس وصيت كو جھٹلايا تو اسى دن اس كا بيٹا گم ہو گيا، بلاشك يہ معلومات صحيح ہيں، اللہ پر ايمان ركھو اور اعمال صالحہ كرو، حتى كہ اللہ تعالى ہميں ہمارى اميدوں كى توفيق دے، اور ہمارى دنيا و آخرت كى اصلاح فرمائے، اور ہم پر اپنى رحمت فرمائے.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

سو جو لوگ اس نبى پر ايمان لاتے ہيں اور ان كى حمايت كرتے ہيں اور ان كى مدد كرتے ہيں اور اس نور كى اتباع كرتے ہيں جو ان كے ساتھ بھيجا گيا ہے، ايسے لوگ پورى فلاح پانے والے ہيں الاعراف (157).

ان كے ليے دنيا كى زندگى اور آخرت ميں خوشخبرى ہے يونس (63).

ايمان والوں كو اللہ تعالى پكى بات كے ساتھ مضبوط ركھتا ہے دنيا كى زندگى ميں بھى اور آخرت ميں بھى، ہاں ناانصاف لوگوں كو اللہ تعالى كو بہكا ديتا ہے، اور اللہ جو چاہے كر گزرے ابراہيم (27).

يہ علم ميں رہے كہ يہ وصيت تقسيم كرنے اور دوسرے شخص كے پاس پہنچنے كے چار روز كے بعد اللہ كے حكم سے بہت سارى خير و بھلائى اور كاميابى لائے گى، يہ علم ميں ركھيں كہ يہ معاملہ كھيل تماشا نہيں، آپ اس وصيت كو پڑھنے كے چھيانويں گھنٹوں كے اندر تقسيم كريں.

بيان ہو چكا ہے كہ ايك تاجر كو يہ وصيت پہنچى تو اس نے فورا تقسيم كر ديا جس كے نتيجہ ميں اس كى تجارت ميں اسے نوے ہزار دينار توقع سے زيادہ فائدہ ہوا، اسى طرح ايك ڈاكٹر كے پاس يہ وصيت پہنچى تو اس كى قدر نہ كى اور وہ گاڑى كے حادثہ ميں ہلاك ہو گيا اور اس كى لاش بے حركت ہو گئى سب اس كے متعلق باتيں كرنے لگے.

ايك ٹھيكيدار نے اس سے غلفت برتى تو اس كا بڑا بيٹا قريبى عرب ملك ميں ہلاك ہو گيا، برائے مہربانى اس وصيت كے پچيس نسخے تقسيم كريں اور مرسل كو خوشخبرى دى جاتى ہے كہ اسے تقسيم كے چوتھے روز خوشى حاصل ہو گى اس ليے كہ يہ وصيت اہم ہے سارى دنيا ميں جاتى ہے لہذا اپنے دوست كو اس كے پچيس نسخے ضرور ارسال كريں اور كچھ روز كے بعد آپ كو وہ كچھ ملے گا جو اوپر بيان ہوا ہے اللہ پر ايمان لاؤ اور اعمال كرو.

برائے مہربانى اس كا جواب ديں كيونكہ ميں نے اس پر عدم وثوق ہونے اور صحيح نہ سمجھنے كى بنا پر ابھى تك كسى دوسرے كو ارسال نہيں كيا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب یہ جھوٹي وصیت ہم برسوں سے سنتے چلے آرہے ہیں جو وقتا فوقتا لوگوں میں پھیلائي جاتي اور اس کی اشاعت کی جاتي ہے.

اس وصیت کے الفاظ مختلف ہیں مثلا مکار اور دغاباز ایک بار یہ کہتا ہے کہ انہوں نے نبي صلي اللہ علیہ وسلم کا دیدار بحالت خواب کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وصیت کی ذمہ داري سونپي، اور اس آخري پمفلٹ میں جس کا ہم نے آپ کے سامنے ذکر کیا ہے، مکار اور دغاباز لکھتا ہےکہ جب انہوں نے سونے کی تیاري کی تو انہیں نبي صلي اللہ علیہ وسلم کا دیدار میسر ہوا، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ دیدار بحالت بیداري ہوا نہ کہ بحالت خواب.

کذاب نے اس وصیت میں بہت سي باتیں ایسي ذکر کی ہیں جو کھلم کھلا جھوٹ اور واضح طور پر بےبنیاد ہیں، ان شاءاللہ آج کی اس مختصر گفتگو میں آپ کو حقائق سے باخبر کرونگا، جیسا کہ گزشتہ برسوں میں لوگوں کو آگاہ کرچکا ہوں کہ ساري باتیں کھلم کھلا جھوٹ اور بے بیناد ہیں پھر جب مجھے اس آخري اشاعت کی اطلاع ملي اس کی بابت کچھ لکھنے میں متردد ہوا کیونکہ اس کا باطل ہونا روز روشن کی طرح عیاں اوراس کے گھڑنے والے کاعظیم جھوٹ پوري طرح واضح ہے.

میرے وہم وگمان میں بھي نہ تھا کہ اس طرح کی باطل چیز معمولي سوجھ بوجھ رکھنے والے یا سلیم الفطرت لوگوں کے درمیان پھیل جائے گي، لیکن مجھے بہت سے بھائیوں نے بتلایا کہ یہ وصیت نامہ لوگوں میں انتہائي تیزي کے ساتھ پھیل رہا ہے، اور بعض لوگ اسے سچ بھي مان رہے ہیں، چنانچہ میں نے سوچا کہ مجھ جیسے لوگوں پر ذمہ داري ہے کہ اس بارے میں کچھ تحریر کریں تاکہ اس کا باطل ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا بے نقاب ہو جائے، اور ہر شخص خود کو دھوکہ سے بچا سکے، اگر کوئي صاحب علم وایمان یا سلیم الفطرت صحیح سوج بوجھ رکھنے والا شخص اس وصیت نامہ پر غور کرے تو وہ اس حقیقت سے آگاہ ہو جائے گا کہ یہ مختلف وجوہات سے جھوٹ اور جعل سازي پر مبني ہے.

ہم نے شیخ احمد کے بعض رشتہ داروں سے اس وصیت نامہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ یہ ایک جھوٹي بات ہے، جو شیخ احمد کی جانب منسوب کر دي گئی ہے، جب کہ انہوں نے قطعا یہ باتیں نہیں کہي ہیں، وہ اس دارفاني سے مدتوں پہلے کوچ کر گئے ہیں.

اگر بالفرض شيخ احمد يا ان سے بھي بزرگ کوئي شخصيت يہ دعوي کرے کہ وہ نيند يا بيداري کی حالت ميں ديدار نبوي سے مشرف ہوا اور آپ نے اسے يہ وصيتيں کيں تو ہم بلاريب و تردد يہ کہيں گے کہ وہ جھوٹا ہے، يا اس طرح کی وصيتيں کرنے والا شيطان ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم کی ذات مقدسہ ومطہرہ نہيں ہے، اس کی مختلف وجوہات ہيں جنہيں ہم ذيل ميں ذکر کرتے ہيں:

پہلي وجہ: وفات نبوي کے بعد آپ صلي اللہ عليہ وسلم کا ديدار بحالت بيداري ممکن نہيں ہے، جو جاہل صوفي يہ دعوي کرتا ہے کہ اس نے بحالت بيداري نبي صلي اللہ عليہ وسلم کا ديدار کيا يا آپ صلي اللہ عليہ وسلم عيد ميلاد النبي کے اجتماعات ميں حاضر ہوتے ہيں، يا اس جيسے ديگر باطل عقائد رکھے تو وہ غايت درجہ قبيح غلطي پر ہے، اس پر حق خلط ملط ہوگيا اوروہ ايک عظيم غلطي کا شکار ہوا، نيز اس نے کتاب وسنت اور اہل علم اجماع کے مخالفت کي، کيونکہ مردے اپني قبروں سے بروز قيامت ہي نکليں گے، اس سے پہلے دنيا ميں ہرگز نہيں نکليں گے.

جيسا کہ اللہ سبحانہ وتعالي نے فرمايا:

ثم إنكم بعد ذلك لميتون ثم إنكم يوم القيامة تبعثون المومنون (23 / 15 ـ 16).

اس کے بعد پھر تم سب يقينا مرجانے والے ہو پھر قيامت کے دن بلا شبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے.

اللہ سبحانہ وتعالي نے اس آيت کريمہ ميں بتلا ديا کہ مردوں کو بروز قيامت ہي ان کی قبروں سے اٹھايا جائے گا، اس سے پہلے اس دنيا ميں نہيں، چنانچہ جو شخص اس کے خلاف عقيدہ رکھے وہ صريح طور پر جھوٹا اور غلطي کا مرتکب اورحق اس پر خلط ملط ہے، وہ اس حق سے نا آشنا ہے جس حق کو سلف صالحين نے پہچانا تھا اور رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم کے صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم کی پيروي کرنے والے اس پر چلےتھے.

دوسري وجہ: رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم بقيد حيات ہوں، يا اس دارفاني سےکوچ کرچکے ہوں کسی بھي صورت ميں خلاف حق بات نہيں کہہ سکتے ، يہ وصيت نامہ واضح طور پر بہت سي خلاف شريعت باتوں پر مشتمل ہے، ان شاء اللہ ہم ذيل کی سطور ميں ان کا ذکر کريں گے، ہم مانتے ہيں کہ بحالت خواب نبي صلي اللہ عليہ وسلم کا ديدار ہوسکتا ہے اور جس نے بحالت خواب آپ کو آپ کی مبارک شکل ميں ديکھا اس نے درحقيقت آپ کو ہي ديکھا، کيونکہ شيطان آپ کی شکل اختيار نہيں کرسکتا ہے، جيسا کہ صحيح حديث ميں وارد ہوا ہے.

ليکن سارا معاملہ خواب ديکھنے والے کے ايمان، صداقت، عدالت، حفظ، اور امانت وديانت کا ہے، کيا اس نے درحقيقت نبي صلي اللہ عليہ وسلم کو ہي آپ کی شکل ميں ديکھا يا کوئي اور صورت تھي؟

محدثين كا اصول ہےكہ اگر كوئي حديث نبي صلي اللہ عليہ وسلم سے وارد ہو اور اس كے بيان كرنے والے ثقہ، عادل اور صحيح الحفظ نہ ہوں تو وہ حديث قابل قبول اور لائق استدلال نہيں ہے.

يا اس كے بيان كرنے والے ثقہ، صحيح الحفظ تو ہوں ليكن حفظ وثقاہت ميں ان سے آگے بڑھے ہوئے راويوں كى روايت سے ان كى بات ٹكراتي ہواور ان دونوں ميں تطبيق بھي ممكن نہ ہو تو نسخ كى شرطوں كے پائے جانے كى صورت ميں ايک كو ناسخ اور دوسرے كو منسوخ قرار ديا جائے گا، ناسخ پر عمل اور منسوخ كو رد كرديا جائے گا.

اور اگر تطبيق اور نسخ دونوں ہي ممكن نہ ہوں تو حفظ ميں كم اور عدالت ميں كمزور راويوں كى روايت كو رد كرديا جائے گا، اس كا حكم شاذ كا ہوگا اور اس پر عمل نہيں كيا جائے گا.

پھر وہ وصيت كيسے قبول كى جاسكتي ہے جس كا بيان كرنے والا غيرمعروف اور اس كى عدالت وامانت پردہ خفا ميں ہے، درحقيقت اس طرح كى وصيت جو اگرچہ خلاف شريعت باتوں سے خالي ہو بلاتامل ردي كى ٹوكري ميں ڈال دي جاني چاہيئے.

پھر اس وصيت كے بارے ميں آپ كى كيا رائے ہے جو بہت سي ايسي باتوں پر مشتمل ہو جو بذات خود اس كے غلط اور رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم پر جھوٹ بولنے كا پتہ دے رہي ہوں نيز دين ميں ايسي باتوں كے ايجاد كرنے پر مشتمل ہوں جن كى اللہ نے اجازت نہيں دي ہے.

رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" من قال علي مالم أقل فليتبوأ مقعده من النار "

جس نے ميري جانب ايسي بات منسوب كى جو ميں نے نہيں كہي ہے تو وہ اپنا ٹھكانہ جہنم ميں بنا لے.

جعل ساز نے اس وصيت ميں رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم كى جانب ايسي باتيں منسوب كى ہيں جوآپ صلي اللہ عليہ وسلم نے نہيں فرمائي ہيں، اور آپ صلي اللہ عليہ وسلم پر انتہائي خطرناک واضح جھوٹ بولا ہے، اگر وہ جلدازجلد توبہ نہ كرے اور لوگوں ميں اپنے سفيد جھوٹ كا اعلان نہ كرے تو وہ سخت وعيد كا مستحق ہے، كيونكہ شريعت كا اصول ہے كہ جوشخص كوئي غلط بات دين كى جانب منسوب كر كے لوگوں ميں پھيلائے تو اس كى توبہ اس وقت تک صحيح نہ ہوگي جب تک كہ لوگوں ميں اس كے غلط ہونے كا اعلان نہ كرے تا كہ لوگوں كو پتہ چل جائے كہ وہ اپني غلطي سے پھرگيا اور اسے تسليم كرليا ہے.

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

إن الذين يكتمون ما أنزلنا من البينات والهدى من بعد مابيناه للناس في الكتاب أولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون إلا الذين تابوا وأصلحوا وبينوا فولئك أتوب عليهم وأنا التواب الرحيم البقرة (159/2–160) .

جولوگ ہماري اتاري ہوئي دليلوں اورہدايت کو چھپاتے ہيں باوجوديکہ ہم اسے اپني کتاب ميں لوگوں کے لئے بيان کرچکے ہيں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں، تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والاہوں.

اللہ سبحانہ وتعالي نے اس آيت کريمہ ميں واضح فرما ديا کہ جو حق کی معمولي بات بھي چھپالے اس کی توبہ اس وقت تک درست نہيں ہوگي جب تک کہ وہ خرابيوں کی اصلاح اور حق کی وضاحت کا کام انجام نہ دے.

اللہ سبحانہ وتعالي نے بندوں کے لئے اس دين کو مکمل فرماديا اور رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم کو مبعوث فرما کر اور مکمل شريعت عطا فرما کراپني نعمت کا اتمام اور اپنے نبي صلي اللہ عليہ وسلم کو وفات اس وقت دي جب کہ دين مکمل ہوگيا اور اس کے تمام تر احکام کی وضاحت ہو گئی.

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الإسلام دينا ألمائدة(5/3)

آج ميں نے تمہارے لئے تمہارے دين کو مکمل کر ديا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کرديا اور تمہارے لئے اسلام کے دين ہونے پر راضي ہوگيا.

اس وصيت نامہ کو گھڑنے والا چودہويں صدي ميں ظہور پزير ہوا ہے جو لوگوں کے دين کو خلط ملط کرنا چاہتا اور ان کے لئے ايک ايسا نيا دين ايجاد کرنا چاہتا ہے کہ جس کے اپنانے ہي پر جنت وجہنم کے داخلہ کا دارومدار ہو، چنانچہ اس کے خود ساختہ دين کو اپنانے والا جنت سے لطف اندوز اور اس کا انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہوا.

نيز وہ اس وصيت نامہ کو قرآن کريم سے افضل اور عظيم تر بنانا چاہتا ہے چنانچہ وہ اس ميں لکھتا ہے:

" جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور

اسے خير كثير حاصل ہو گی، اور روزی میں وسعت ہو گی "

يہ انتہائي قبيح جھوٹ اوراس بات كی واضح دليل ہے كہ اس كا گھڑنے والا شرم وحيا سے عاري اور دروغ بياني پر انتہائي دلير ہے، كيونكہ يہ فضيلت تو قرآن كريم كے لكھنے والے اور اسے ايک شہر سے دوسرے شہر بھيجنے والے كو حاصل نہيں ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ كرے تو پھر اس جھوٹي بات كو لكھنے اور اسے دوسروں كے پاس منتقل كرنے والے كو مذكورہ بالا فضائل كيسے حاصل ہو سكتے ہيں؟

اور جو شخص قرآن كريم نہ تو لكھے اور نہ ہي ايک شہر سے دوسرے شہر بھيجے وہ نبي صلى اللہ عليہ وسلم كی شفاعت سے محروم نہيں ہو گا، بشرطيكہ وہ آپ صلي اللہ عليہ وسلم كی رسالت پرايمان ركھتا ہو، اور آپ كی لائي ہوئي شريعت كی پيروي كرتا ہو، صرف يہي ايک جھوٹي بات اس وصيت نامہ كے باطل اور اس كے ناشركے جھوٹے، بے شرم، كنند ذہن اور رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم كی لائي ہوئي ہدايت سے كورے ہونے كے لئے كافي ہے.

اس وصيت نامہ ميں مذكورہ باتوں كے علاوہ بھي بہت سي ايسي چيزيں ہيں جو اس كے باطل اور غلط ہونے كا بين ثبوت ہيں، اگرچہ اس كا گھڑنے والا اس كے صحيح ہونے پر ہزار قسميں كھائے اور اپنے خلاف سخت ترين عذابوں كی بد دعائيں كرے، كہ وہ اپني اس بات ميں سچا ہے پھر بھي قطعا وہ سچا نہيں ہے، اور اس كی باتيں قابل اعتبار نہيں ہيں، بلكہ قسم بالائے قسم يہ وصيت نامہ كھلم كھلا جھوٹ اور غلط ہے.

ہم اللہ سبحانہ وتعالي، اپنے پاس موجود فرشتوں اور ان تحريروں سے باخبر ہرمسلمان كو گواہ بنا كر كہتے ہيں ايسي گواہي جسے ہم لے كر اپنے رب كی بارگاہ ميں حاضر ہونگے كہ يہ وصيت نامہ سرا سر جھوٹ اور رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم پر الزام تراشي ہے، افترا پرداز كو اللہ تعالي ذليل و رسوا كرے اور اسے ايسي سزائيں دے جسكا وہ مستحق ہے.

نيز اس وصيت نامہ كے باطل اور جھوٹے ہونے پر سابقہ امور كے علاوہ ديگر بہت سي چيزيں بھي دلالت كرتي ہيں، ان ميں سے بعض ذيل ميں ذكر كی جاتي ہيں:

پہلي دليل: جو چيزيں اس وصيت نامہ كے باطل ہونے پر دلالت كرتي ہيں ان ميں سے ايک جعل ساز كا يہ كہنا كہ:

" اس ہفتہ ميں چاليس ہزار لوگ بغير ايمان كے جاہليت كی موت مرے ہيں "

اس بات كا تعلق علم غيب سے ہے اور نبي صلي اللہ عليہ وسلم اپني حيات مباركہ ميں غيب نہيں جانتے تھے تو وفات

كے بعد غيب داني كى بات كيسے كہي جاسكتي ہے، اور واضح رہے كہ آپ صلي اللہ عليہ وسلم كى وفات كے بعد وحي كا سلسلہ بھي منقطع ہوگيا "تو پھر آپ اپني امت كے احوال سے باخبر كيسے ہوسكتے ہيں "

جيسا كہ ارشاد باري تعالى ہے:

قل لأقول لكم عندي خزائن الله ولأعلم الغيب الانعام (6/50).

اے نبي صلي اللہ عليہ وسلم آپ كہہ ديجئے كہ نہ تو ميں تم سے يہ كہتا ہوں كہ ميرے پاس اللہ كے خزانے ہيں اور نہ ہي ميں غيب جانتا ہوں.

اور ايک دوسرےمقام پر اللہ تعالي نے فرمايا:

قل لايعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله النمل (27/65).

اے نبي صلي اللہ عليہ وسلم لوگوں كوبتلا ديجئے كہ آسمان وزمين والوں ميں سے سوائے اللہ كے كوئي غيب نہيں جانتا.

صحيح حديث ميں وارد ہے كہ نبي صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" يرد رجال عن حوضي يوم القيامة فأقول يارب أصحابي أصحابي فيقال لي إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح" وكنت عليهم شهيدا مادمت فيهم فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم وأنت على كل شيء شهيد " بروز قيامت كچھ لوگوں كوميرے حوض سے بھگايا جائےگاتوميں كہوں گا اے ميرے رب يہ ميرے اصحاب ہيں يہ ميرے اصحاب ہيں، تو مجھ سے كہا جائے گا اے محمد صلي اللہ عليہ وسلم آپ نہيں جانتے كہ آپ كے دنيا سے رحلت فرما جانے كے بعد انہوں نے دين ميں كيا كيا بدعتيں ايجاد كرلي تھيں، آپ صلي اللہ عليہ و سلم نے فرمايا: ميں اس وقت وہي كہوں گا جو نيک بندے (عيسي عليہ الصلاۃ والسلام) نے كہا تھا:

ميں ان پر گواہ رہا جب تک ميں ان ميں رہا پھر جب تو نےمجھ كو اٹھاليا تو تو ہي ان مطلع رہاا اورتو ہر چيز كى پوري خبر ركھتا ہے.

دوسري دليل : اس وصيت كے باطل اور جھوٹے ہونے پر دوسري دليل جعل ساز كا يہ كہنا ہے كہ:

" جب کوئی شخص اس وصیت کو مسلمانوں میں نشر کریگا تو روز قیامت وہ میری شفاعت کا مستحق ٹھریگا، اور اسے خیر کثیر حاصل ہو گی، اور روزی میں وسعت ہو گی.... آخر تک "

یہ بہت بڑا جھوٹ اور دھوکہ باز کے جھوٹا اور بے شرم ہونے کی واضح دلیل ہے کہ اسے اللہ تعالي اور نہ ہي اس کے بندوں سے شرم آتي ہے، اوپر جن تین فضائل کا ذکر ہوا وہ تو قرآن کریم کے لکھنے پر حاصل نہیں ہوتے ہیں توپھر اس باطل وصیت نامہ کو لکھنے سے کیسے حاصل ہوسکتا ہے.

ظاہر یہ ہوتا ہےکہ یہ خبیث لوگوں پر حق وباطل کو خلط ملط کرنا اور انہیں اسي نامہ میں پھنسا کر رکھنا چاہتا ہے، تا کہ لوگ اسے لکھیں اور اسي من گھڑت فضیلت پر انحصار کریں اور اللہ کے مشروع کردہ اسباب کو ترک کردیں جنہیں اللہ نے بندوں کے لئے مالداري کے حصول، قرضوں کی ادائیگي اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنایا ہے.

ہم اللہ تعالي کے ذریعہ ذلت ورسوائي کے اسباب، خواہشات نفس اور شیطان کی پیروي سے پناہ مانگتے ہیں.

تیسري دلیل: اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر تیسري دلیل دھوکہ باز یہ کہتا ہے:

" اور جو کوئی اس وصیت پر مطلع ہو اور اس نے اس وصیت کا اہتمام نہ کیا اور اسے ضائع کر دیا یا اسے دور پھینك دیا تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ٹھریگا.

اور یہ بھی کہ جو اس وصیت پر مطلع ہو اور اسے نشر نہ کرے تو وہ روز قیامت اللہ کی رحمت سے محروم ہو گا"

یہ بات بھي بدترین جھوٹ اور اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے گھڑنے والے کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے.

ایک دانشمند اس بات کو کیسے تسلیم کرسکتا ہے کہ وہ ایک ایسے وصیت نامہ کو لکھے جسے چودہویں صدي میں ایک غیر معروف شخص نےرسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم پر گھڑ کر پیش کیا ہے، اور وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا دنیا وآخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہوجائے گا، اور جو اسے لکھے اگر وہ فقیر ہے تو مالدار ہو جائے گا، قرضوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہے تو اس سے نجات پائے گا، اور گناہگار ہے تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے، اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتاں ہے.

دلائل اورحقائق دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اس وصیت نامہ کا گھڑنے والا جھوٹا اور اللہ پربہت جرات وجسارت کرنے والا ہے، اور اسے اللہ تعالی اور لوگوں تک سے شرم نہیں آتي ہے.

اس دنيا ميں ہزاروں لوگ ايسے ہيں جنہوں نے يہ وصيت نامہ شائع نہيں كيا اس كے باوجود ان كو كوئى نقصان نہيں ہوا، اور بےشمار لوگ ايسے بھي ہيں جنہوں نے اسے كئي بار لكھا اس كے باوجود ان كا قرض ادا نہ ہوا اور غربت وافلاس جوں كا توں رہا، ہم اللہ تعالي كى پناہ ميں آتےہيں كہ كہيں ہمارے دل كجي اور گناہ سے زنگ آلود نہ ہو جائيں.

شريعت مطہرہ نےافضل ترين كتاب قرآن مجيد كے لكھنے والے كے لئے بھي مذكورہ فضائل اور اجرو ثواب كا وعدہ نہيں فرمايا ہے، تو اس جھوٹے وصيت نامہ كے لكھنے والے كو يہ ثواب كيسےحاصل ہوسكتا ہے جبكہ يہ وصيت نامہ باطل چيزوں اور بہت سےكفريہ جملوں پر مشتمل ہے، اللہ سبحانہ وتعالي ان باتوں سے پاک ہے، وہ اپنے اوپر جرات كے ساتھ جھوٹ گھڑنے والے پر بھي كس قدر مہربان اور بردبار ہے.

چوتھي دليل: اس وصيت نامہ كے كلي طور پر باطل اور واضح طور پر جھوٹ ہونے كى چوتھي دليل دھوكہ باز كا يہ كہنا ہےكہ:

" جو شخص بھى اس وصيت كے تيس نسخے مسلمانوں ميں تقسيم كريگا اللہ تعالى اس كے تمام غم و پريشانيوں كو ختم كر ديگا، اور اس كى روزى ميں بركت ڈالے گا، اور اس كى مشكلات حل كر ديگا، اور اسے تقريبا چاليس يوم ميں روزى عطا فرمائيگا"

يہ بھي جھوٹ پر ايک بہت بڑي جرات اور قبيح درجہ كى غلط بات ہے، دھوكہ باز ترغيب وترہيب پر مشتمل ان جملوں كےذريعہ لوگوں كو اپنے اس جھوٹ كى تصديق كى جانب بلانا چاہتا ہے اور انہيں يہ باور كرانا چاہتا ہے كہ وہ اس وصيت نامہ كو شائع كر كے روزى حاصل كريں اور مشكلات سے نجات پائينگے، اور جھٹلانے كى صورت ميں نقصان اٹھائينگے.

اللہ كى قسم اس كذاب نے اللہ تعالي پر بہت بڑي تہمت لگائي ہے، اللہ كى قسم اس نے ناحق كفريہ بات كہي ہے، بلكہ ميں كہتا ہوں كہ اس وصيت نامہ كى تصديق كرنے والا ہي كافر ہونے كا مستحق ہے، اور جو اسے جھٹلائے وہ ہرگز كافر نہيں ہوگا، كيونكہ يہ سراسر جھوٹ اور غلط بات ہے جس كى ازروئے صحت كوئي سند نہيں ہے، ہم اللہ تعالي كو گواہ بنا كر كہتے ہيں كہ يہ وصيت نامہ جھوٹ اور اس كا گھڑنے والا كذاب ہے، وہ لوگوں كے لئے اللہ تعالي كى مرضي كےخلاف شريعت پيش كرنا چاہتا ہے، اور دين ميں ايسي باتيں داخل كرنا چاہتا ہےجن كا دين سے دور كا بھي واسطہ نہيں ہے، اللہ سبحانہ وتعالي نے اس امت كے لئے دين اسلام كو اس جھوٹ سے چودہ سوسال پہلے مكمل فرماديا.

قارئین کرام اور دیني بھائیو! آپ اس طرح کی خود ساختہ باتوں کی تصدیق اور باہم ان کی اشاعت سےخود کو بچائیں کیونکہ حق ایک روشني ہے جو اس کے طلبگار پر مشتبہ نہیں ہوتا، لہذا حق کو دلائل سےطلب کریں اور جس مسئلہ میں دقت پیش آئے اسےاہل علم سے معلوم کرلیا کریں، کبھي بھي دھوکہ بازوں کی قسموں سے دھوکہ نہ کھائیں کیونکہ ابلیس لعین نے بھي تمہارے والدین آدم وحوا سے قسمیں کھائي تھیں کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں، جبکہ وہ سب سے بڑا غدار اور دغاباز تھا.

جیسا کہ اللہ تعالي نے سورۃ اعراف میں اس کی بابت فرمایا:

وقاسمهما إني لكما لمن الناصحينالاعراف (7 / 21).

اور (شیطان نے) ان دونوں (آدم وحوا) کے روبرو قسم کھا کر کہا کہ یقین جانیئے کہ میں تم دونوں کا خیرخواہ ہوں.

شیطان اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے دھوکہ بازوں سے بچو کیونکہ ان کے پاس لوگوں کو راہ حق سے گمراہ کرنے کے لئے بےشمار جھوٹي قسمیں، بد عہدیاں اور بناوٹي باتیں ہیں.

اللہ تعالي مجھے اور تمام مسلمانوں کوشیطان کے شر، گمراہ کن لوگوں کے فتنوں، جادہ حق سے منحرف لوگوں کںگمراہیوں اور باطل پرست اللہ کے دشمنوں کے مکروفریب سے محفوظ رکھے، جو اللہ تعالی کے نور (دین اسلام) کو اپني پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں، اور لوگوں پر ان کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالی اپنے دین کو مکمل فرمانے والا اور اس کمدد کرنے والا ہے، اگرچہ اللہ تعالي کے دشمن شیطان اور اس کے پیروکار کفار وملحدین کو ناگوار گزرے.

جہاں تک برائیوں کےعام ہونے کے متعلق اس دھوکہ باز نے لکھا ہے، تو وہ امر واقعہ ہے، قرآن کریم اور سنت مطہرہ نے منکرات وفواحش سے انتہائي ڈرایا دھمکایا ہے، دراصل کتاب وسنت ہي کیپیروي میں ہدایت ہےاور بس یہي دونوں چیزیں ہدایت کے لئے کافي ہیں.

ہم اللہ عزوجل سے دعا کرتےہیں کہ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمادے، اور انہیں حق کی پیروي اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، تمام تر گناہوں سے توبہ کی توفیق بخشے بیشک وہ اللہ توبہ قبول کرنے والا، رحم وکرم کرنے والا ، ہر چیز پر قادرہے.

رهي يه بات كه اس وصيت نامه ميں قيامت كى نشانيوں كا ذكر ہے، تواحاديث نبويه ميں علامات قيامت كا مفصل ذكر موجود ہے، قرآن كريم نے بھي بعض كى جانب اشاره كيا ہے، لهذا جو شخص اس بارے ميں جاننا چاہتا ہو تو اسے يه چيزيں احاديث كى كتابوں اور اہل علم كى تاليفات ميں مل سكتي ہيں ، لوگوں كو اس دھوكه باز اور اس طرح كنگمراہيوں كى جانب توجه دينے كى قطعا كوئي ضرورت نہيں ہے، ہمارے لئے الله تعالى ہي كافي ہے، وه بہترين كارساز ہے اور ہم بلند وبرتر الله كى مدد كے بغير گناہوں سے بچنے اور نيكيوں كے بجالانے كى طاقت نہيں ركھتے ہيں. اھ

اس وصيت سے بچنے اور احتراز كرنے كے متعلق شيخ صالح الفوزان كا كالم مجلة الدعوة عدد نمبر (1082) ميں نشر ہوا وه كہتے ہيں:

يه وصيت بہت قديم و پرانى لكھى ہوئى ہے، مصر ميں اسى برس قبل ظاہر ہوئى تھى، اہل علم نے اس كا بطلان بيان كيا اور اسے كھوٹى اور بناوٹى قرار ديا اور اس ميں جو كذب و باطل تھا بيان كيا ان علماء ميں محمد رشيد رضا رحمه الله شامل ہيں انہوں نے اس كا رد كرتے ہوئے كہا تھا:

ہم اس مسئله كا جواب 1322 ھ ميں دے چكے ہيں، ہميں ياد ہے كه جب ہم حروف تہجى اور خط كے طالب علم تھے اس وقت بھى ہم نے اس وصيت كو ديكھا تھا اور اب تك كئى بار ديكھ چكے ہيں، يه سب حجره نبويه كے خادم شيخ احمد نامى شخص كى طرف منسوب ہيں، اور يه وصيت قطعى طور پر جھوٹى ہے، جس نے بھى علم و دين كى ہلكى سے خوشبو سونگھ ركھى ہے وه اس كے جھوٹا ہونے ميں اختلاف نہيں ركھتا، اس كى تصديق صرف ان پڑھ اور عامة الناس ہى كرتے ہيں.

پھر انہوں نے اس كا طويل رد كيا ہے جس ميں انہوں نے جھوٹ و افترا كو باطل كرتے ہوئے مفيد كلام كى ہے، پھر يه وصيت بعض جاہلوں كے ہاتھ لگى اور انہوں نے اسے شائع كرنا شروع كر ديا، اور اس ميں جو وعده اور وعيد و دھمكى سنائى گئى ہے اس سے متاثر ہو كر تقسيم كرنى شروع كر دى، كيونكه جس فاجر شخص نے اس كى اختراع كى ہے وه اس وصيت ميں كہتا ہے:

جو شخص اس كے اتنے نسخے چھاپ كر تقسيم كرے گا وه اپنى غرض و مقصد حاصل كر ليگا، چاہے وه گنہگار ہو تو الله اس كے گناه معاف كر ديگا، اور اگر وه ملازم ہے اس كى ترقى ہو جائيگى، اور اگر وه مقروض ہے تو اس كے قرض كى ادائيگى ہو جائيگى.

اور جو شخص اس وصيت كو جھٹلائے گا اس كا چہرہ سياہ ہو جائيگا، اور اسے يہ يہ سزا ملے گى، چنانچہ جب اسے كچھ جاہلوں نے پڑھا تو اس سے متاثر ہو كر اس پر عمل كرتے ہوئے خوف و طمع و لالچ ميں اسے شائع كرنا شروع كر ديا.

اسى ليے علماء كرام نے اس وصيت كى كذب بيانى و جھوٹ و افترا واضح كيا اور لوگوں كو اس كى تصديق اور اسے نشر كرنے سے روكا، ان علماء كرام ميں الشيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ بھى شامل ہيں انہوں نے اس كا بہت اچھا اور مفيد رد كيا ہے جس ميں كذب و دجل كى وضاحت كى ہے، وہ كہتے ہيں يہ وصيت كئى ايك اعتبار سے باطل ہے:

پہلي وجہ: وفات نبوي كے بعد آپ صلي اللہ عليہ وسلم كا ديدار بحالت بيداري ممكن نہيں ہے، جو جاہل صوفي يہ دعوي كرتا ہے كہ اس نے بحالت بيداري نبي صلي اللہ عليہ وسلم كا ديدار كيا يا آپ صلي اللہ عليہ وسلم عيد ميلاد النبي كے اجتماعات ميں حاضر ہوتے ہيں، يا اس جيسے ديگر باطل عقائد ركھے تو وہ غايت درجہ قبيح غلطي پر ہے، اس پر حق خلط ملط ہوگيا اوروہ ایک عظيم غلطي كا شكار ہوا، نيز اس نے كتاب وسنت اور اہل علم اجماع كے مخالفت كي، كيونكہ مردے اپني قبروں سے بروز قيامت ہي نكليں گے، اس سے پہلے دنيا ميں ہرگز نہيں نكليں گے.

جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالي نے فرمايا:

ثم إنكم بعد ذلك لميتون ثم إنكم يوم القيامة تبعثون المومنون (23 / 15 ـ 16).

اس كے بعد پھر تم سب يقينا مرجانے والے ہو پھر قيامت كے دن بلا شبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے.

اللہ سبحانہ وتعالي نے اس آيت كريمہ ميں بتلا ديا كہ مردوں كو بروز قيامت ہي ان كى قبروں سے اٹھايا جائے گا، اس سے پہلے اس دنيا ميں نہيں، چنانچہ جو شخص اس كے خلاف عقيدہ ركھے وہ صريح طور پر جھوٹا اور غلطي كا مرتكب اورحق اس پر خلط ملط ہے، وہ اس حق سے نا آشنا ہے جس حق كو سلف صالحين نے پہچانا تھا اور رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم كے صحابہ كرام اور ان كے نقش قدم كى پيروي كرنے والے اس پر چلےتھے.

دوسري وجہ: رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم بقيد حيات ہوں، يا اس دارفاني سےكوچ كرچكے ہوں كسى بھي صورت ميں خلاف حق بات نہيں كہہ سكتے ، يہ وصيت نامہ واضح طور پر بہت سي خلاف شريعت باتوں پر مشتمل ہے، ان شاء اللہ ہم ذيل كى سطور ميں ان كا ذكر كريں گے، ہم مانتے ہيں كہ بحالت خواب نبي صلي اللہ عليہ وسلم كا ديدار ہوسكتا ہے اور جس نے بحالت خواب آپ كو آپ كى مباركہ شكل ميں ديكھا اس نے درحقيقت آپ كو ہي ديكھا،

کیونکہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے.

لیکن سارا معاملہ خواب دیکھنے والے کے ایمان، صداقت، عدالت، حفظ، اور امانت ودیانت کا ہے، کیا اس نے درحقیقت نبي صلي اللہ علیہ وسلم کو ہي آپ کی شکل میں دیکھا یا کوئي اور صورت تھي؟

محدثین کا اصول ہےکہ اگر کوئي حدیث نبي صلي اللہ علیہ وسلم سے وارد ہو اور اس کے بیان کرنے والے ثقہ، عادل اور صحیح الحفظ نہ ہوں تو وہ حدیث قابل قبول اور لائق استدلال نہیں ہے.

یا اس کے بیان کرنے والے ثقہ، صحیح الحفظ تو ہوں لیکن حفظ وثقاہت میں ان سے آگے بڑھے ہوئے راویوں کی روایت سے ان کی بات ٹکراتي ہواور ان دونوں میں تطبیق بھي ممکن نہ ہو تو نسخ کی شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں ایک کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ قرار دیا جائے گا، ناسخ پر عمل اور منسوخ کو رد کردیا جائے گا.

اور اگر تطبیق اور نسخ دونوں ہي ممکن نہ ہوں تو حفظ میں کم اور عدالت میں کمزور راویوں کی روایت کو رد کردیا جائے گا، اس کا حکم شاذ کا ہوگا اور اس پر عمل نہیں کیا جائے گا.

پھر وہ وصیت کیسے قبول کی جاسکتي ہے جس کا بیان کرنے والا غیرمعروف اور اس کی عدالت وامانت پردہ خفا میں ہے، درحقیقت اس طرح کی وصیت جو اگرچہ خلاف شریعت باتوں سے خالي ہو بلاتامل ردي کی ٹوکري میں ڈال دي جاني چاہیئے.

پھر اس وصیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بہت سي ایسي باتوں پر مشتمل ہو جو بذات خود اس کے غلط اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کا پتہ دے رہي ہوں نیز دین میں ایسي باتوں کے ایجاد کرنے پر مشتمل ہوں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دي ہے.

رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" من قال علي مالم أقل فليتبوأ مقعده من النار "

جس نے میري جانب ایسي بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہي ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے.

جعل ساز نے اس وصیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسي باتیں منسوب کی ہیں جوآپ صلي اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائي ہیں، اور آپ صلي اللہ علیہ وسلم پر انتہائي خطرناک واضح جھوٹ بولا ہے، اگر وہ جلدازجلد توبہ

نہ کرے اور لوگوں میں اپنے سفید جھوٹ کا اعلان نہ کرے تو وہ سخت وعید کا مستحق ہے، کیونکہ شریعت کا اصول ہے کہ جوشخص کوئي غلط بات دین کی جانب منسوب کر کے لوگوں میں پھیلائے تو اس کی توبہ اس وقت تک صحیح نہ ہوگي جب تک کہ لوگوں میں اس کے غلط ہونے کا اعلان نہ کرے تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ وہ اپنی غلطي سے پھرگیا اور اسے تسلیم کرلیا ہے.

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

إن الذين يكتمون ما أنزلنا من البينات والهدى من بعد مابيناه للناس في الكتاب أولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون إلا الذين تابوا وأصلحوا وبينوا فأولئك أتوب عليهم وأنا التواب الرحيم البقرة (159/2-160) .

جولوگ ہماري اتاري ہوئي دلیلوں اورہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپني کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کرچکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کیلعنت ہے، مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں، تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والاہوں.

اللہ سبحانہ وتعالي نے اس آیت کریمہ میں واضح فرما دیا کہ جو حق کی معمولي بات بھي چھپالے اس کی توبہ اس وقت تک درست نہیں ہوگي جب تک کہ وہ خرابیوں کی اصلاح اور حق کی وضاحت کا کام انجام نہ دے.

اللہ سبحانہ وتعالي نے بندوں کے لئے اس دین کو مکمل فرمادیا اور رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اور مکمل شریعت عطا فرما کراپني نعمت کا اتمام اور اپنے نبي صلي اللہ علیہ وسلم کو وفات اس وقت دي جب کہ دین مکمل ہوگیا اور اس کے تمام تر احکام کی وضاحت ہو گئی.

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الإسلام دينا ألمائدة(5/3)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر راضي ہوگیا.

اس وصیت نامہ کو گھڑنے والا چودہویں صدي میں ظہور پذیر ہوا ہے جو لوگوں کے دین کو خلط ملط کرنا چاہتا اور ان کے لئے ایک ایسا نیا دین ایجاد کرنا چاہتا ہے کہ جس کے اپنانے ہي پر جنت وجہنم کے داخلہ کا دارومدار ہو، چنانچہ اس کے خود ساختہ دین کو اپنانے والا جنت سے لطف اندوز اور اس کا انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہوا.

اس وصيت نامہ ميں مذكورہ باتوں كے علاوہ بھي بہت سي ايسي چيزيں ہيں جو اس كے باطل اور غلط ہونے كا بين ثبوت ہيں، اگرچہ اس كا گھڑنے والا اس كے صحيح ہونے پر ہزار قسميں كھائے اور اپنے خلاف سخت ترين عذابوں كى بد دعائيں كرے، كہ وہ اپني اس بات ميں سچا ہے پھر بھي قطعا وہ سچا نہيں ہے، اور اس كى باتيں قابل اعتبار نہيں ہيں، بلكہ قسم بالائے قسم يہ وصيت نامہ كھلم كھلا جھوٹ اور غلط ہے.

ہم اللہ سبحانہ وتعالي، اپنے پاس موجود فرشتوں اور ان تحريروں سے باخبر ہرمسلمان كو گواہ بنا كر كہتے ہيں ايسي گواہي جسے ہم لے كر اپنے رب كى بارگاہ ميں حاضر ہونگے كہ يہ وصيت نامہ سرا سر جھوٹ اور رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم پر الزام تراشي ہے، افترا پرداز كو اللہ تعالي ذليل و رسوا كرے اور اسے ايسي سزائيں دے جسكا وہ مستحق ہے.

نيز اس وصيت نامہ كے باطل اور جھوٹے ہونے پر سابقہ امور كے علاوہ ديگر بہت سي چيزيں بھي دلالت كرتي ہيں، ان ميں سے بعض ذيل ميں ذكر كى جاتي ہيں:

اول:

احكام دين اور وعدہ و وعيد اور مستقبل كى خبريں دينا يہ سب امور ايسے ہيں جو اللہ كى جانب سے رسولوں كى جانب وحى كے بغير ثابت نہيں ہو سكتے، ۔ اب جبكہ ہمارے ليے اللہ تعالى نے دين مكمل كر ديا ہے اور ہميں وارث بنايا ہے ۔ اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى موت كى بنا پر وحى كا سلسلہ منقطع ہو چكا ہے، كتاب وسنت ميں ہى كفائت و ہدايت ہے.

خوابوں اور حكايات سے كچھ ثابت نہيں ہوتا كيونكہ يہ غالبا شيطان كى جانب سے ہوتى ہيں تا كہ لوگوں كو ان كے دين سے گمراہ كرے، اس وصيت كو گھڑنے والا يہ وعدہ كر رہا ہے كہ جو اس كى تصديق كريگا اور اسے نشر كريگا وہ جنت ميں داخل ہو گا، اور اس كى ضروريات پورى ہونگى اور مشكلات و مصائب سے چھٹكارا حاصل ہو جائيگا.

اس كے برعكس اس وصيت كو جھٹلانے والے كو آگ ميں داخل ہونے كى وعيد سنا رہا ہے، اور كہتا ہے كہ جھٹلانے والے كا چہرہ سياہ ہو جائيگا، يہ ايك نيا دين ايجاد كرنا اور اللہ سبحانہ و تعالى پر جھوٹ و افترا ہے، اللہ اس سے محفوظ ركھے.

دوم:

نيز وہ اس وصيت نامہ كو قرآن كريم سے افضل اور عظيم تر بنانا چاہتا ہے چنانچہ وہ اس ميں لكھتا ہے:

" جوشخص اس وصيت كو لكھوا كرايک شہر سے دوسرے شہر اور ايک جگہ سے دوسري جگہ بھيجے گا اس كے لئے جنت ميں ايک محل بنايا جائے گا، اور جو اسے لكھوا كرايک جگہ سے دوسري جگہ نہ بھيجے گا وہ بروز قيامت نبي صلي اللہ عليہ وسلم كى شفاعت سے محروم ہوگا"

يہ انتہائي قبيح جھوٹ اوراس بات كى واضح دليل ہے كہ اس كا گھڑنے والا شرم وحيا سے عاري اور دروغ بياني پر انتہائي دلير ہے، كيونكہ يہ فضيلت تو قرآن كريم كے لكھنے والے اور اسے ايک شہر سے دوسرے شہر بھيجنے والے كو حاصل نہيں ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ كرے تو پھر اس جھوٹي بات كو لكھنے اور اسے ايک شہر سے دوسرے شہر منتقل كرنے والے كو مذكورہ بالا فضائل كيسے حاصل ہو سكتے ہيں؟

اور جو شخص قرآن كريم نہ تو لكھے اور نہ ہي ايک شہر سے دوسرے شہر بھيجے وہ نبي صلى اللہ عليہ وسلم كى شفاعت سے محروم نہيں ہو گا، بشرطيكہ وہ آپ صلي اللہ عليہ وسلم كى رسالت پرايمان ركھتا ہو، اور آپ كى لائي ہوئي شريعت كى پيروي كرتا ہو، صرف يہي ايک جھوٹي بات اس وصيت نامہ كے باطل اور اس كے ناشركے جھوٹے، بے شرم، كنند ذہن اور رسول اللہ صلي اللہ عليہ وسلم كى لائي ہوئي ہدايت سے كورے ہونے كے لئے كافي ہے.

سوم:

جو چيزيں اس وصيت نامہ كے باطل ہونے پر دلالت كرتي ہيں ان ميں سے ايک جعل ساز اس ميں علم غيب كا دعوى كرتے ہوئے كہتا ہے:

" ايک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک چاليس ہزار مسلمان مرتد اور كافر ہوكر مرگئے"

اس بات كا تعلق علم غيب سے ہے اور نبي صلي اللہ عليہ وسلم اپني حيات مباركہ ميں غيب نہيں جانتے تھے تو وفات كے بعد غيب داني كى بات كيسے كہي جاسكتي ہے، اور واضح رہے كہ آپ صلي اللہ عليہ وسلم كى وفات كے بعد وحي كا سلسلہ بھي منقطع ہوگيا "تو پھر آپ اپني امت كے احوال سے باخبر كيسے ہوسكتے ہيں "

جيسا كہ ارشاد باري تعالى ہے:

قل لاأقول لكم عندي خزائن الله ولاأعلم الغيب الانعام (6/50).

اے نبي صلي اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہي میں غیب جانتا ہوں.

اور ایک دوسرےمقام پر اللہ تعالي نے فرمایا:

قل لایعلم من في السموات والأرض الغیب إلا الله النمل (27/65).

اے نبي صلي اللہ علیہ وسلم لوگوں کوبتلا دیجئے کہ آسمان وزمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئي غیب نہیں جانتا.

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبي صلي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یرد رجال عن حوضي یوم القیامة فأقول یارب أصحابي أصحابي فیقال لي إنك لا تدري ما أحدثوا بعدک فأقول کما قال العبد الصالح" وکنت علیهم شهیدا مادمت فیهم فلما توفیتني کنت أنت الرقیب علیهم وأنت علی کل شيء شهید " بروز قیامت کچھ لوگوں کومیرے حوض سے بھگایا جائےگاتومیں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد صلي اللہ علیہ وسلم آپ نہیں جانتے کہ آپ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا بدعتیں ایجاد کرلي تھیں، آپ صلي اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: میں اس وقت وہي کہوں گا جو نیک بندے (عیسي علیہ الصلاۃ والسلام) نے کہا تھا:

میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نےمجھ کو اٹھالیا تو تو ہي ان مطلع رہاا اورتو ہر چیز کی پوري خبر رکھتا ہے.

اس وصیت کے باطل اور جھوٹے ہونے پر ایك دلیل جعل ساز کا یہ کہنا ہے کہ:

" جوشخص اس وصیت کو لکھے اگر وہ فقیر ہوگا تو اللہ اسے مالدار کردےگا مقروض ہوگا تو اس کے قرضوں کی ادائیگي فرمادےگا اور اگر گناہگار ہوگا تواس وصیت کی برکت سے اللہ اسے اور اس کے والدین کو بخش دےگا.... آخر تک "

یہ بہت بڑا جھوٹ اور دھوکہ باز کے جھوٹا اور بے شرم ہونے کی واضح دلیل ہے کہ اسے اللہ تعالي اور نہ ہي اس کے بندوں سے شرم آتي ہے، اوپر جن تین فضائل کا ذکر ہوا وہ تو قرآن کریم کے لکھنے پر حاصل نہیں ہوتے ہیں توپھر اس باطل وصیت نامہ کو لکھنے سے کیسے حاصل ہوسکتا ہے.

ظاہر یہ ہوتا ہےکہ یہ خبیث لوگوں پر حق وباطل کو خلط ملط کرنا اور انہیں اسي نامہ میں پھنسا کر رکھنا چاہتا ہے، تا کہ لوگ اسے لکھیں اور اسي من گھڑت فضیلت پر انحصار کریں اور اللہ کے مشروع کردہ اسباب کو ترک کردیں جنہیں اللہ نے بندوں کے لئے مالداري کے حصول، قرضوں کی ادائیگي اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنایا ہے.

ہم اللہ تعالي کے ذریعہ ذلت ورسوائي کے اسباب، خواہشات نفس اور شیطان کی پیروي سے پناہ مانگتے ہیں.

اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے کی ایك دلیل یہ بھی ہے کہ دھوکہ باز یہ کہتا ہے:

" اللہ کے بندوں میں سے جوشخص اس وصیت نامہ کو نہیں لکھے گا اس کا چہرہ دنیا وآخرت میں سیاہ ہوگا"

یہ بات بھي بدترین جھوٹ اور اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے گھڑنے والے کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے.

ایک دانشمند اس بات کو کیسے تسلیم کرسکتا ہے کہ وہ ایک ایسے وصیت نامہ کو لکھے جسے چودہویں صدي میں ایک غیر معروف شخص نےرسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم پر گھڑ کر پیش کیا ہے، اور وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا دنیا وآخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہوجائے گا، اور جو اسے لکھے اگر وہ فقیر ہے تو مالدار ہو جائے گا، قرضوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہے تو اس سے نجات پائے گا، اور گناہگار ہے تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے، اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتاں ہے.

دلائل اورحقائق دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اس وصیت نامہ کا گھڑنے والا جھوٹا اور اللہ پربہت جرات وجسارت کرنے والا ہے، اور اسے اللہ تعالی اور لوگوں تک سے شرم نہیں آتي ہے.

اس دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنہوں نے یہ وصیت نامہ نہیں لکھا اس کے باوجود ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے اور بےشمار لوگ ایسے بھي ہیں جنہوں نے اسے کئي بار لکھا اس کے باوجود ان کا قرض ادا نہ ہوا اور غربت وافلاس جوں کا توں رہا، ہم اللہ تعالي کی پناہ میں آتےہیں کہ کہیں ہمارے دل کجي اور گناہ سے زنگ آلود نہ ہو جائیں.

شریعت مطہرہ نےافضل ترین کتاب قرآن مجید کے لکھنے والے کے لئے بھي مذکورہ فضائل اور اجرو ثواب کا وعدہ نہیں فرمایا ہے، تو اس جھوٹے وصیت نامہ کے لکھنے والے کو یہ ثواب کیسےحاصل ہوسکتا ہے جبکہ یہ وصیت نامہ باطل چیزوں اور بہت سےکفریہ جملوں پر مشتمل ہے، اللہ سبحانہ وتعالي ان باتوں سے پاک ہے، وہ اپنے اوپر

جرات کے ساتھ جھوٹ گھڑنے والے پر بھي کس قدر مہربان اور بردبار ہے.

چہارم:

دنیا و آخرت میں اجروثواب اور سزا صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ہی ثابت ہو سکتی ہے، لیکن یہ مفتری اور جھوٹ پرداز اس وصیت کی تصدیق کرنے والے کو ثواب دے رہا ہے، اور اس وصیت کو جھٹلانے